# 11865-غیر مسلم کو کتنی بار دعوت دینی ضروری ہے ؟

## سوال

غیر مسلموں کو دعوت دینے کے لیے کتنی بار درس دینا ضروری ہے جن کو ہم رسالت کا پیغام پہنچانے کی کوشش کرتے ہیں اوران لوگوں پر رسالت دین کا کوئی اہتمام نظر نہیں آتا انہیں کتی بار دعوت دینا ضروری ہے ؟
دعوتی کاموں کے لیے ہم چند جوانوں کا گروپ ہیں اور ہم ورکشاپوں ، فیکٹریوں ، اور ہاسپٹل وغیرہ میں جاکر دعوت پیش کرتے ہیں ، اور غالبا ایک جگہ پر چار یا پانچ بار دعوت دینے جاتے ہیں لیکن ہمیں کوئی ایسا شخص نہیں ملتا جو ہماری بات پر کان دھرے ، اور جو کوئی سننے کے آتے ہیں انہیں بھی کپنی کی طرف سے مجبور کرکے لایا جاتا ہے

## پسندیدہ جواب

جواب :

ہم اللہ تعالی سے دعا گو ہیں کہ آپ کو جزائے خیر سے عطا فرمائے اور آپ کے عمل و کوشش میں برکت عطا کرے ۔

مذکورہ لوگوں کو دعوت دینے کے لیے دروس دینے کی کوئی تعداد مقرر نہیں ، بلکہ جگہوں اور آپ کے پاس موجود وقت کی تعداد ہو سکتی ہے اوراسی طرح آپ کے پاس لوگوں کے آنے کے بارہ میں یہ چیز پائی جاتی ہے ۔

ایک داعی سے مطلوب ہے کہ وہ دعوت الی اللہ میں حکمت کو مدنظر رکھے ، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام کا خیال رکھتے تھے تا کہ وہ اکتاہٹ کا شکار نہ ہوں ، اس لیے آپ کو بھی اسی طرح ہونا چاہیئے اور دعوت الی اللہ میں احسن طریقہ اختیار کرنے پر حریص رہیں ، اوراسی طرح دعوت کے لیے مناسب جگہ اور وقت کا اختیار کرو ۔

داعی کو بار بار دعوت دینے سے اکتاہٹ محسوس نہیں کرنی چاہیے کیونکہ دلوں کا معاملہ اللہ تعالی کے ہاتھ میں ہے اور دعوت دینے والے پر صرف تبلیغ کرنا فرض ہے ، اور بعض اوقات وہ کلمہ اور بات جو ایک داعی کے ہاں بالکل حقیر سا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں مدعو کے ذھن کے اندر کئی سالوں تک جاگزیں ہو رہتا ہے اور پھر وہی کلمہ اس کی ھدایت کا سبب بنتا ہے ۔

اوراس کلمہ کو پھل دار اور نتیجہ خیز بنانے کے لیے ضروری ہے کہ بات مسکراہٹ اور نرمی اوران مسکینوں کو آگ سے بچانے اور کفر و الحاد کے اندھیروں سے نکالنے میں سچائی کے ساتھ کی جائے تا کہ اثرانداز بھی ہو ۔

اوراگر دعوت دینے والا دعوت کے ساتھ ساتھ مالی تعاون بھی پیش کرسکتا ہو تو اسے کرنا چاہیے کیونکہ یہ اس دعوت کی قدر و قیمت اور مثال کے مصداق بنے گا ، اور دلوں کو خیر و بھلائی قبول کرنے پر امادہ کرے گا اوراس کے ساتھ ساتھ دلوں سے بغض حسد اور رکاوٹ اور دین سے اعراض کو زائل کرے گا ۔

اوراسی طرح مدعوین کی وہ مشکلات جو وہ اپنی کمپنیوں کے بارہ میں پیش کرتے ہیں انہیں حل کرنے کی کوشش کرنے میں بھی ان کے دلوں میں داعی کی جاذبیت پیدا ہوگی ، زمانہ قدیم میں کسی نے کہا تھا :

لوگوں پر احسان کرو ان کے دلوں کو غلام بنا لوگے احسان نے کتنے ہی انسانوں کو غلام بنا لیا ۔

اوراس قول سے بھی اللہ تعالی کا یہ قول بہتر ہے :

.{نیکی اوربدی برابر نہیں ہوتی، برائی کو بھلائی سے دور کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی تھی ایسے ہوجائے گا جیسے جگری دوست}. فصلت (34) ۔

آپ ان مدعوین کے پاس لیٹریچر اور پمفلٹ وغیرہ چھوڑیں تاکہ وہ فراغت اور آپ کے غیب ہونے کے وقت اسے دیکھیں اور مطالعہ کریں، اس لیے کہ اگر انسان علیحدگی میں حق پر سوچ وبچار کرتا ہے تو وہ حق کو قبول کرنے اور اسے تسلیم کرنے میں زیادہ فائدہ مند ہیں ۔

آپ کی دعوت میں یہ بھی شامل ہونا چاہیے کہ آپ کمپنی کے مالکوں اور جن کے پاس مدعوین کام کرتے ہیں کو نصیحت کرنا بھی شامل ہونا چاہیے کہ وہ ان عمال اور کاریگروں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آئیں اور ان کے لیے اسلام کے اخلاق حسنہ کے ساتھ مظاہرہ کریں ۔

تو یہ بہت سارے عمال کے اسلام قبول کرنے کا باعث بنے گا، اور یہ بھی یاد رکھیں کہ اسی طرح کمپنی کے مالکوں کا عمال سے برا سلوک کرنا عمال کے اسلام قبول نہ کرنے کا بھی سبب بن سکتا ہے ۔

اللہ تعالی آپ کو توفیق بخشے، اور تمہیں ھدایت یافتہ لوگوں میں سے بنائے آمین یارب العالمین ۔

واللہ اعلم